سوال

(67) عورت کی میت کو پردہ کے لئے تابوت میں لے جانا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میت عورت کی ہو تو جنازہ لے جاتے وقت اگر پردہ کے لئے تابوت دیا جائے تو یہ فعل مطابق قرآن وحدیث جائز ہوگا یا نہیں۔ جواب مدلل ہونا شرط ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں جنازہ چارپائی پر اٹھایا جاتا تھا۔ (ابن ماجہ) مردہ عورت محل پردہ نہیں ہے۔ علاوہ ازیں میت کے لئے کفن کا پردہ کافی ہے۔

تعاقب

اس سوال کا جواب چونکہ دامت برکاتہم نے بہت مجمل اور ناکافی دیا ہے۔ یعنی صریح الفاظ میں تابوت بنانے کے جواز یا عدم جواز کا فیصلہ نہیں فرمایا ہے۔ لہذا سائل کی تشفی کے لئے عرض ہے۔ کہ عورت کے جنازے پر پردہ کے لئے تابوت بنانا جائز وثابت ہے۔ فتاویٰ نزیریہ جلد اول ص 325 میں بعد نقل عبارات کے تحریر ہے۔ ان سب عبارات سے صاف ظاہر ہوا کہ اجلہ اصحاب کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین جیسے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحضرت عباس وجم غفیر صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین کے سامنے ایسا جنازہ کہ جس پر تابوت تھا۔ اس پر سبھوں نے بخوشی نماز جنازہ ادا کی۔ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وصیت واسطے بنانے تابوت کے اور قبیح سمجھنا بغیر تابوت کے ہونے کو۔ چنانچہ بعد وفات آپ کے حسب وصیت کے عمل سامنے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے کیا گیا۔ اور نیز حضرت زینب ام المومنین زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جنازہ پر تابوت تھا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے صحابی ماحی المنکرات نے نماز پڑھائی تھی اور قسطلانی اور فتح الباری کی عبارت سے ظاہر ہوا کہ اسلام میں دستور تابوت کا تھا۔ اور تلخیص کی عبارت سے ظاہر ہوا کہ عورت کے دفن کرنے کے وقت چادر کا پردہ کرنا چاہیے۔ اور بہت کتب میں اس کا ثبوت موجود ہے۔ اہل سنت کے لئے اس قدر کافی ہے۔ پس باوجود ایسے ثبوت کے کون انکار کرسکتا ہے۔ کیونکہ یہ مسئلہ سنت صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کا ہوا۔ موافق فرمودہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے! عَلَيكُم بِسُنَّتِي، وَسُنَّةِ الخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ المَهدِيِّينَ تَمَسَّكُوا بِهَا (متعاقب صاحب کا نام نہیں ہے)

جواب۔ مسنون طریقہ وہی ہے جو ہم نے لکھا ہے۔ متعاقب نے جو روایات اپنے دعوے کے ثبوت میں پش کی ہیں۔ ان سے ان کا دعویٰ ثابت نہیں۔ نعش کے معنی مجمع البحار میں سر پر میت کے لکھے ہیں۔ باوجود اس کے کہ ہم اس کو ممنوع یا حرام نہیں کہتے۔ مگر مسنون نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]()

جلد 2 ص 62

محدث فتویٰ